روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 16 اپریل 2009ء 19 ربیع الثانی 1430 ہجری 16 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 83

سونے سے قبل تلاوت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کی تلاوت کرنے سے پہلے نہ سوتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القران باب فی فضل سورۃ الملک حدیث نمبر:2817)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تقویٰ ایسی اعلیٰ درجہ کی ضروری شے قرار دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی علت غائی اسی کو ٹھہرایا ہے؛ چنانچہ دوسری سورۃ کو جب شروع کیا ہے، تو یوں ہی فرمایا ہے.......... (البقرۃ 2-3) میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن کریم کی یہ ترتیب بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں علل اربعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ علت فاعلی، مادی، صوری، غائی۔ ہر ایک چیز کے ساتھ یہ چار ہی علل ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نہایت اکمل طور پر ان کو دکھاتا ہے۔ الم اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بہت جاننے والا ہے۔ اس کلام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ یعنی خدا اس کا فاعل ہے۔ ذلك الكتب یہ مادہ بتایا۔ یا یہ کہو کہ یہ علت مادی ہے۔ علت صوری لا ریب فیه ہر ایک چیز میں شک وشبہ اور ظنون فاسدہ پیدا ہوسکتے ہیں۔ مگر قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی ریب نہیں ہے۔ لاریب اسی کے لئے ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی شان یہ بتائی ہے کہ لاریب فیہ۔ تو ہر ایک سلیم الفطرت اور سعادت مند انسان کی روح اچھلے گی اور خواہش کرے گی کہ اس کی ہدایتوں پر عمل کرے۔

(ملفوظات جلد اول ص 282)

قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی۔ پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انسانی آداب اور حواس ان کو عطا کئے جائیں اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق کاملہ کے درجے تک ان کو پہنچایا جائے اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے ان کو اٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچایا جائے اور یہ کہ قرب اور رضاء اور معیت اور فنا اور محویت کے مقام ان کو عطا ہوں۔ یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہے گا۔

(نجم الہدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 ص 34)

قرآن میں تین صفتیں ہیں۔ اول یہ کہ جو علوم دین لوگوں کو معلوم نہیں رہے تھے ان کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔ دوسرے جن علوم میں پہلے کچھ اجمال چلا آتا تھا۔ ان کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تیسرے جن امور میں اختلاف اور تنازعہ پیدا ہوگیا تھا۔ ان میں قول فیصل بیان کرکے حق اور باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے اور پھر اسی جامعیت کے بارے میں فرمایا.......... الجزو نمبر 15 یعنے اس کتاب میں ہر ایک علم دین کو بہ تفصیل تمام کھول دیا ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان کی جزئی ترقی نہیں بلکہ یہ وہ وسائل بتلاتا ہے اور ایسے علوم کاملہ تعلیم فرماتا ہے جن سے کلی طور پر ترقی ہو اور پھر فرمایا.......... الجزو نمبر 14 یعنے یہ کتاب ہم نے اس لئے تجھ پر نازل کی کہ تا ہر یک دینی صداقت کھول کر بیان کردے اور تا یہ بیان کامل ہمارا ان کے لئے جو اطاعت الٰہی اختیار کرتے ہیں موجب ہدایت ورحمت ہو اور پھر فرمایا.......... الجزو نمبر 13۔ یعنے یہ عالی شان کتاب ہم نے تجھ پر نازل کی تا کہ تو لوگوں کو ہر یک قسم کی تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کرے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ جس قدر انسان کے نفس میں طرح طرح کے وساوس گزرتے ہیں اور شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کو قرآن شریف دور کرتا ہے اور ہر یک طور کے خیالات فاسدہ کو مٹاتا ہے اور معرفت کامل کا نور بخشتا ہے یعنے جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے اور اس پر یقین لانے کے لئے معارف وحقائق درکار ہیں سب عطا فرماتا ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 ص 225)

بدرسوم سے انذار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں.....

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خدمت کا موقع

۞ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں شعبہ فارمیسی میں ادویات کی تیاری کے لئے ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے میٹرک پاس احمدی نوجوان جو وقف کی روح اور جذبہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے ہوں اپنی درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 30 اپریل 2009ء تک بھجوادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب جہانگیری کی یاد میں

احباب جماعت کو بذریعہ الفضل یہ افسوسناک اطلاع مل چکی ہے کہ مکرم ڈکٹر محمد اسلم صاحب جہانگیری امیر جماعت احمدیہ ہزارہ ڈویژن ہری پورہ میں مورخہ 15 مارچ 2009ء کو وفات پا گئے۔ آپ ان خوش نصیب ڈاکٹرز میں سے تھے جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں سکیم کے تحت ابتدائی ڈاکٹرز میں شامل ہو کر مغربی افریقہ میں خدمت سلسلہ اور خدمت انسانیت کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1970ء میں جن افریقن ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے ان میں سیرالیون بھی شامل تھا چنانچہ حضور 5 مئی کو سیرالیون تشریف لائے اور 8 روزہ دورہ کے اختتام پر فری ٹاؤن میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں حضور نے جب یہ اعلان فرمایا کہ آئندہ ایک سال کے اندر اندر سیرالیون میں چار ہیلتھ سنٹرز اور سکول کھول دیئے جائیں گے تو مجھے یاد ہے کہ ایک صحافی نے کہا کہ آپ ایسا اعلان کر رہے ہیں جو کوئی حکومت بھی نہیں کرتی آپ اتنے ڈاکٹرز اور اساتذہ کہاں سے لائیں گے تو حضور نے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا میرے پاس ایسے ڈاکٹرز اور اساتذہ ہیں جن کو جب میں آواز دوں گا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور نے جب نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں خدمت سرانجام دینے کے لئے بلایا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاصی تعداد میں ڈاکٹرز اور اساتذہ نے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کر دیا جن میں ایک ڈاکٹر محمد اسلم صاحب جہانگیری بھی تھے۔

حضور نے مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقرری سیرالیون مغربی افریقہ کے لئے کی۔ چنانچہ آپ وہ پہلے ڈاکٹر تھے جو سیرالیون بمع فیملی پہنچے آپ مورخہ 10 مئی 1971ء کو فری ٹاؤن پہنچے۔ میں نے ائرپورٹ پر آپ کا استقبال کیا پھر فری ٹاؤن میں چند ہفتے قیام کیا اور ضروری ادویات خریدیں اس سے قبل فیصلہ ہو چکا تھا کہ سیرالیون میں پہلا ہیلتھ سنٹر مشرقی صوبہ کے ایک قصبہ جورو میں کھولا جائے۔ جہاں ہمارا ایک سیکنڈری سکول نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا تھا جس کے پرنسپل مکرم مبارک احمد صاحب نذیر ابن محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم تھے جو اب کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہیں دراصل انہوں نے وہاں کے پیرامونٹ چیف اور دیگر اتھارٹیز سے مل کر اس ہیلتھ سنٹر کے وہاں کھولنے کے انتظامات کئے تھے چنانچہ انتظامات مکمل ہونے پر مورخہ 5 جون 1971ء کو میں ڈاکٹر صاحب کو لے کر جورو گیا وہاں ہمارے استقبال کے لئے پیرامونٹ چیف کی سرکردگی میں اس علاقہ کے لوگوں کا ایک جم غفیر موجود تھا اور ایک جشن کا سماں تھا۔

اس ہیلتھ سنٹر کے افتتاح کے لئے مشرقی صوبہ کے ریذیڈنٹ منسٹر مسٹر انتھونی صاحب کو دعوت دی گئی تھی چنانچہ وہ تشریف لائے اور ایک تقریب میں پیرامونٹ چیف اور منسٹر نے ڈاکٹر صاحب کو خوش آمدید کہا اور خوشی کا اظہار کیا اور احمدیہ مشن کا شکریہ بھی ادا کیا کہ جس نے اس علاقہ میں انسانیت کی خدمت کے لئے ایسا قدم اٹھایا ہے جہاں ڈاکٹر کے لئے کوئی سہولت میسر نہیں بہرحال اس تقریب کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب کو اس مکان میں لے جایا گیا جہاں آپ نے اپنے کام کا آغاز کرنا تھا خاکسار نے پہلے دعا کرائی پھر ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب اس میں داخل ہوئے وہ مکان دو کمروں اور برآمدہ پر مشتمل ایک کچا مکان تھا جس میں نہ بجلی تھی نہ پانی کا مناسب انتظام مگر ڈاکٹر صاحب ہر قسم کی مشکل کا مقابلہ کرنے کا عزم لے کر اس میں داخل ہوئے اور کام شروع کر دیا۔

جب ڈاکٹر صاحب نے مریضوں کو دیکھنا شروع کیا تو لوگوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور اس قصبہ میں دو یوم تک جشن کا سا سماں رہا۔ خدا تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں شفاء رکھی تھی لہٰذا جلد ہی اس علاقہ میں آپ مشہور ہو گئے اور تین سال تک آپ نے نہایت اخلاص کے ساتھ وہاں یہ خدمت سرانجام دی اس دوران وہاں ڈاکٹر صاحب کو بعض مشکلات بھی آئیں رہائش کا بھی کوئی مناسب انتظام نہ تھا۔ مگر آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے سب مشکلات اور نامساعد حالات کا مقابلہ کیا اور صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائے اور اس کامیاب خدمت کے بعد 1974ء میں آپ واپس پاکستان تشریف لے آئے اور ہری پور ہزارہ میں اپنی کلینک کھول لی جس میں خدا تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی اور آپ یہاں بھی لوگوں کے ہردلعزیز ڈاکٹر مشہور ہو گئے اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت سلسلہ کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

نورِ ایمان سے دنیا میں سویرا کر دے

نورِ ایمان سے دنیا میں سویرا کر دے
دورِ مسرور میں یا رب یہ کرشمہ کر دے

وہ جسے تو نے چنا دیں کی امامت کے لئے
اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کر دے

جس سے وابستہ ہے ایمان کی عظمت مولیٰ
اس کی عظمت کو نشانوں سے ہویدا کر دے

جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک
اس کے قدموں کو تو ہمدوشِ ثریا کر دے

جس کے سینہ میں ہوا نورِ سماوی کا نزول
اس کے انوار سے ہر دل میں اجالا کر دے

تو چنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں
اپنے پیارے کو ہر اک آنکھ کا تارا کر دے

تو ہے جب ساتھ تو پھر ساتھ ہے سارا عالم
ساری دنیا پہ تو ظاہر یہ نظارہ کر دے

روزِ روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں
اپنی رحمت سے خدایا انہیں بینا کر دے

تیرا انعام ہے یا رب یہ خلافت کی قبا
تو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کر دے

انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر
کور چشموں پہ یہ نکتہ بھی ہویدا کر دے

عطاء المجیب راشد

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

قرآن مجید میں علم آثار قدیمہ
اور اکیسویں صدی کی عالمی تحقیقات

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قرآن مجید بے شمار علوم کا سرچشمہ اور مخزن ہے جس کا انکشاف ہر زمانہ میں قیامت تک جاری رہے گا۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی اور امام لاثانی حضرت اقدس صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے مشہور عالم سلسلہ تقاریر سیر روحانی سورۃ ھود آیت 101 کا ترجمہ و تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

''ہم نے اس قرآن میں تیرے پاس پچھلی قوموں کے جو حالات بیان کئے ہیں ان میں سے بعض کے نشانات اب تک موجود ہیں اور بعض کے نشانات بالکل مٹ چکے ہیں۔ علمائے تاریخ نے لکھا ہے کہ تاریخیں دو قسم کی ہیں ایک تاریخ ہسٹارک (Historic) کہلاتی ہے اور ایک پری ہسٹارک کہلاتی ہے (Pre-Historic) یعنی زمانہ تاریخ سے قبل کے حالات یہی بات قرآن کریم نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ پچھلی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں ان میں سے بعض کے نشانات تو اب تک موجود ہیں یعنی وہ ہٹسارک ہیں اور بعض دوسری ہسٹارک ہیں ان کے نشانات مل چکے ہیں اور کوئی تاریخ ان پر روشنی نہیں ڈالتی۔''

(سیر روحانی 677 مطبوعہ رقیم پریس اسلام آباد ٹلفورڈ سرے انگلستان U.K)

کتاب اللہ کی اس معجزنما اصولی راہنمائی کی روشنی میں اب آیئے اکیسویں صدی کی جدید تحقیقات پر ایک طائرانہ اور اچٹتی ہوئی نظر ڈالیں۔ پاکستان کے معروف محقق جناب جاوید طوسی اپنی کتاب ''ذہانت سے دانائی کا سفر'' (شائع کردہ فیروز سنز) میں دور حاضر کے پچیس نئے انکشافات یا دریافتوں پر روشنی ڈالی ہے جن کا تذکرہ انہی کے قلم سے معزز قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

(یہ معلومات افروز تالیف لاہور کے مشہور اور قدیم نشریاتی اداراہ ''فیروز سنز'' کے زیر اہتمام رنگین اور باتصویر سرورق کے ساتھ کچھ عرصہ ہوا منظر عام پر آئی ہے)

پہلا انکشاف

اٹھارہویں صدی عیسوی کے شروع میں ترکی بحریہ کے ''ایڈمرل پیری ری جس'' Admerial Peri Regis کو ایک ایسا نقشہ ہاتھ لگا جو ٹوپ کپی پیلس Topcapi palace میں پایا گیا تھا اور جو آج کل برلن سٹیٹ کتب خانے میں موجود ہے۔ اس نقشے پر بحیرۂ روم اور بحیرۂ مردار کی تصویریں بنی ہوئی ہیں اس سے متعلق تحقیق کرانے کے لئے امریکہ سے کارٹوگرافر مرے (Cartographer A.H.Murrey) کو بلایا گیا جو اس نقشے کو امریکہ لے گیا اور امریکی بحریہ (Hydrological Beuro USA Navy) کے تعاون اور کارٹوگرافر والٹر اور مینڈرے Cartographer Walter/Mendery کی مدد سے اس نے اس نقشے کو گلوب پر منتقل کیا۔ نقشے کی منتقلی کے بعد دونوں کارٹوگرافر یہ دیکھ کر ششدر رہ گئے کہ اس نقشے پر جہاں بحیرۂ روم اور بحیرۂ مردار ہونے چاہئیں وہ اسی جگہ پر واقع ہیں۔ دونوں کارٹوگرافر یہ دیکھ کر اور بھی حیران ہوئے جب انہوں نے نقشے پر شمالی قطب نما اور جنوبی امریکہ کو اسی جگہ واقعہ پایا جہاں وہ آج بھی موجود ہیں اس نقشے نے نہ صرف براعظموں کے بارے میں صحیح صحیح سرحدیں واضح کی تھیں بلکہ اس زمین کے پہاڑی سلسلوں اور جزیروں کو بھی دکھایا تھا جہاں وہ آج بھی موجود ہیں۔

آج بھی 1957ء جغرافیہ کا سال اس لئے کہلاتا ہے کہ اس سال کے دوران امریکہ کی شمالی مشاہدہ گاہ کے ڈائریکٹر جوزس لینیا ویسٹ (Juzis Lenia West) کارٹوگرافر نے اس نقشے کو ٹیسٹ کرکے یہ انکشاف کیا تھا کہ یہ نقشہ بالکل وہی جغرافیائی حدود ظاہر کرتا ہے جو موقع پر آج بھی موجود ہیں۔ مزید تحقیق کے بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان جزیروں کی اشکال ان نقشوں پر بنی ہوئی تھیں جو اٹھارہویں صدی میں ابھی تک دریافت نہیں ہوئے تھے۔ 1952ء تک قطب شمالی دریافت نہیں ہوا تھا مگر یہ نقشہ اس سے کہیں پہلے کا تھا۔ اس تجزیئے سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ یہ نقشہ جدید دور کے ایکو ساؤنڈنگ اپریٹس Echo Sounding Apparatus سے تیار کیا گیا تھا۔

اس سلسلے میں مزید انکشاف اس وقت ہوا جب پروفیسر چارلس ایچ ہینٹ (Prof.Charles. H.Hobent) اور رچرڈ ٹورسن Richard Torsion نے بتایا کہ اگر قاہرہ کے اوپر کوئی جہاز اتنی بلندی پر چلا جائے کہ اس کے کیمرے کے سامنے پانچ ہزار میل نصف قطر کی حد آ جائے تو اس صورت میں زمین کا جو حصہ آئے گا اس کے جغرافیائی خدوخال بالکل وہی ہوں گے جو اس نقشے میں واضح ہیں۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ کسی نے اس نقشے کی تصویر قاہرہ کے اوپر بڑی بلندی پر جا کر بنائی تھی۔

یہ نقشہ اگر کسی انسان نے نہیں بنایا تو پھر اتنی جدید تکنیک سے یہ کس نے تیار کیا؟ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا؟

دوسرا انکشاف

انیسویں صدی عیسوی میں یونانی غوطہ خوروں نے ایک ایسے ڈوبے ہوئے جہاز کی نشاندہی کی جس پر کانسی کی دھات اور بلور کے بنے ہوئے مجسمے لدے ہوئے تھے۔ اس فنون لطیفہ کے شاہکار کو حفاظت سے بچا لیا گیا اور کافی چھان بین کے بعد یہ بات علم میں آئی کہ یہ جہاز حضرت عیسیٰ ؑ کے زمانے سے کم از کم بیاسی سال پہلے ڈوبا ہوگا۔ جب اس جہاز کی مزید چھان بین کی گئی تو ایک منحنی سی لیمپ نما شئے برآمد ہوئی جس کے ساتھ اور بھی بہت سے پرزے وابستہ تھے ان میں کانسی کی ایک چادر بھی تھی جس پر بہت سے دائرے اور نشانات بنے ہوئے تھے جن کا تعلق علم فلکیات سے تھا۔ جب تمام پرزوں کو صاف کرکے آپس میں جوڑا گیا تو ایک عجیب وغریب قسم کی چیز وجود میں آئی جس پہ پیمانے ور ڈائل نصب تھے۔ اس زیر تعمیر مشین پر کل چوبیس گراریاں دیکھنے میں آئی ہیں جو ڈفرنشل (Differential) گراریوں کے ساتھ حرکت کرتی ہیں۔ ان گراریوں کی حرکت سے ایک سوئی گھومتی ہے جو کسی سمت کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس مشین کے ایک طرف ایک ایسا لیور ہے جس کی مدد سے مشین کی رفتار کو کم وبیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کی گھومنے والی سوئیوں پر کانسی کی تہ چڑھائی گئی ہے جن پر کچھ تحریر بھی ہے تو کیا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہے کہ عہد قدیم میں اتنی عمدہ مشین بنانے والے لوگ موجود ہوں گے؟ اس کے علاوہ یہ مشین کافی الجھاؤ والی ہے اور شاید اس طرح کی کوئی اور مشین بھی اس دنیا میں موجود ہو۔ امریکن پروفیسر سولا پرائس (Prof: Solla Price) کا خیال ہے کہ یہ مشین چاند، سورج کی حرکت کا حساب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے ہم اس بات کو حیرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ مشین بیاسی قبل از مسیح کی بنی ہوئی ہے۔ باعث حیرانی تو یہ امر ہے کہ اس قسم کے پلینیٹریم (Planetarium) کو سب سے پہلے کن لوگوں نے بنایا تھا؟ یہ مشین آج بھی یونان کے قومی آثار کے عجائب گھر ایتھنز میں موجود ہے۔

تیسرا انکشاف

1221ء میں جب شہنشاہ فریڈرک پانچویں صلیبی جنگ سے فارغ ہو کر واپس آیا تو اپنے ساتھ مشرق کا ایک انمول تحفہ بھی لایا جو ایک ایسا خیمہ تھا کہ جب اسے کھولا گیا تو وہ (Planetarium) پلینیٹریم کی ایک قسم نکلا۔ یہ گھڑی کی طرح گھومتا تھا۔ اس کے اوپر بڑا سا گنبد بنا ہوا تھا جس کے اندر تمام چاند ستارے دکھائے گئے تھے، اور جوں جوں اندر لگی ہوئی موٹر چلتی تھی تمام ستارے اور چاند ساتھ ساتھ گردش کرتے تھے۔

اب آپ ہی سوچیں کہ ایک بار پھر ہمیں ایسی شئے سے واسطہ پڑ رہا ہے جس کی ایجاد مسیح ؑ کی پیدائش کے بعد تک نہیں ہوئی تھی بلکہ گلیلیو (Galileo) نے پندرہ سو عیسوی میں آ کر اس راز سے پردہ کشائی کی تھی اور پہلے لوگ تمام ستاروں کو ساکن سمجھتے تھے۔ اس ایجاد کا بے شک آج کسی عجائب گھر میں کوئی بھی پرزہ دستیاب نہیں مگر کتابوں میں اس کا ذکر ضرور ملتا ہے۔

چوتھا انکشاف

اب یہاں چند مزید چیزوں کا ذکر نامناسب نہ ہو گا، اپنے آباؤ اجداد سے جو ہمیں ورثے میں ملیں۔ جنوبی امریکہ میں پلیٹو اف مارچایوسی Plateau of Marcahuasi پر بہت سی ایسی چٹانیں دیکھنے میں آتی ہیں جو سطح سمندر سے بارہ ہزار پانچ سو فٹ کی بلندی پر واقع ہیں۔ ان چٹانوں پر ایسے جانوروں کی اشکال بنی ہوئی ہیں (جیسے شیر اور اونٹ وغیرہ) جو آج سے دس ہزار سال پہلے نہیں ہوا کرتے تھے۔

پانچواں انکشاف

ترکستان کے انجینئروں نے شیشے کا ایک پرزہ دریافت کیا جس کے متعلق آج تک ماہرین آثار قدیمہ نہیں بتا سکے کہ دور جدید کی شیشہ بنانے کی صنعت سے پہلے یہ شیشہ کس نے بنایا۔

چھٹا انکشاف

نویڈا کے صحرا میں ''موت کی وادی'' (Death Valley) کے مقام پر ایک زبردست دھماکے کے ساتھ تباہی رونما ہوئی تھی جس کے سبب کئی میلوں تک کھنڈرات ملتے ہیں جو گرمی کی شدت سے پگھلے ہوئے پتھر کی مانند لگتے ہیں۔ یہاں کی حرارت اگر کسی آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے وجود میں آتی تو پہلے یہاں کی تعمیرات کو نقصان پہنچتا مگر جائے وقوعہ سے ایسا ظاہر نہیں ہوتا۔

آج تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صرف لیزر بیم (Laser Beam) ہی سے اتنی حرارت پیدا کی جا سکتی ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ اب تک یہاں پر گھاس کا ایک پتہ بھی اگ نہیں سکا۔

ساتواں انکشاف

حجار الجبل (Hadjar Elguble) جنوبی لبنان میں ایک ایسا پتھر ہے جس کا وزن تقریباً بیس لاکھ پونڈ (926 ٹن) ہے اور جسے کم از کم انسان تو نہیں ہلا سکتا۔ خاص بات اس میں یہ ہے کہ اس پتھر پر سنگتراشوں نے عمدہ قسم کی منبت کاری کی ہوئی ہے۔

آٹھواں انکشاف

آسٹریلیا، اٹلی، اور پیرو میں ایسے عجیب وغریب قسم کے نشانات مختلف پتھروں پر ملتے ہیں جن کے متعلق آج تک ماہرین کچھ نہیں بتا سکے۔

نواں انکشاف

کلیڈیا (Claldea) میں سونے کا ایک متن دریافت ہوا۔اس پر جو اشکال بنی پائی گئیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انسان جیسی شکل کے دیوتا آسمانوں سے زمین پر اتر کر اپنے وقت کے روحانی پیشواؤں کو کوئی خاص قسم کی آرائشی تختی تحفے میں پیش کررہے ہیں۔

دسواں انکشاف

آسٹریلیا، فرانس، ہندوستان، لبنان، جنوبی افریقہ اور چلی سے ایک خاص قسم کا سیاہ پتھر دریافت ہوا جس میں ایلومینیم اور بریلسیم کی کافی آمیزش موجود ہے۔دور جدید کی تحقیقات سے یہ بات منظر عام پر آئی ہے کہ یہ پتھر زیادہ تابکاری شعاعوں اور انتہائی درجہ حرارت کی وجہ سے ایسی شکل اختیار کر گیا ہے۔مگر یہ سب کچھ کیسے ہوا یہ کوئی نہیں جانتا۔

گیارھواں انکشاف

سومیریا کے خط میخی یا خط پیکانی ایسی معلومات کی پردہ کشائی کرتے ہیں جن سے ساکن ستاروں اور سیاروں کے متعلق معلومات فراہم ہوتی ہیں۔

بارھواں انکشاف

روس میں ماہر آثار قدیمہ کو ایک ایسے ہوائی جہاز کا ڈھانچہ ملا جس پر دس عدد گیند ایک قطار میں لگے ہوئے ہیں جو ایک زاویہ قائمہ کے فریم میں نصب ہیں۔اس فریم کو دوستونوں سے سہارا دیا گیا ہے اور گیند ان ستونوں پر آویزاں ہیں۔اسی طرح روسی کھنڈرات میں کانسی کا ایک مجسمہ دیکھنے میں آیا جس میں ایک انسان نما مخلوق (Humaniod) نے سر پر خود پہن رکھا ہے جو گردن کے پاس آ کر بند ہو جاتا ہے اس بھاری بھرکم مجسمے نے سوٹ پہنا ہوا ہے اور وہ بھی کیمیاگری کے متعلق اپنی مثال آپ ہے۔اسی مجسمے کے ہاتھوں کے دستانے اور جوتے بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

تیرھواں انکشاف

برطانوی عجائب گھر میں ''بابل'' سے متعلق ایسے متن موجود ہیں جن سے چاند گرہن اور سورج گرہن کے متعلق پتہ چلتا ہے۔

چودھواں انکشاف

چین کے صوبے ینّین (Yunnan) کے شہر کنمنگ (Kunming) سے ایک ایسی کندہ شدہ تختی دریافت ہوئی ہے جس پر ایک سلنڈر کی مانند راکٹ کی طرح کی مشین بنی ہوئی ہے جو آسمان کی طرف پرواز کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ تختی ایک حرم کے اوپر نصب تھی۔ یہ حرم دراصل پہلے زمین کے اندر دفن تھا مگر ایک زلزلے کے باعث کنمنگ (چین) کی جھیل نے اسے باہر اگل دیا۔

یوں لگتا ہے کہ جیسے ان تمام اشیاء کا تعلق دور جدید سے ہو۔اگر ان اشیاء کا تعلق 8000`7000 سال سے پہلے کے زمانے سے ہونا ممکنات میں سے ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غار میں رہائش پذیر وہ انسان اس حد تک ترقی یافتہ کیسے ہوسکتا تھا؟

اب آخر میں ایک ایسی مثال پیش کی جاتی ہے جو اس بات کی مزید پردہ کشائی کرے گی کہ عہد قدیم میں لوگ ہم سے صرف ترقی یافتہ ہی نہیں تھے بلکہ ان کو اڑنے میں بھی پوری پوری مہارت تھی جو اس کرۂ ارض پر رہتے تھے۔

پندرھواں انکشاف

اٹھارہویں صدی عیسوی کے آغاز میں جن لوگوں نے چلی (جنوبی امریکہ) کے راستے سمندر کا سفر پہلی بار طے کر کے دنیا کی سیر وسیاحت کی، ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے 2250 میل کا فاصلہ سمندر کے راستے طے کر کے ایسا نامعلوم جزیرہ دریافت کیا جسے جزیرہ ایلسٹر کہتے ہیں۔ شروع شروع میں اس جزیرے میں جانے والے سیاح یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ وہاں دیو قامت مجسمے پڑے ہوئے تھے۔ یہ مجسمے دو چار ہوتے تو بات تھی مگر سینکڑوں کی تعداد میں تھے یہ تمام مجسمے زمین پر یوں بکھرے پڑے تھے جیسے کھلونے ہوں، مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ ان مجسموں کی تراش خراش اس مقام پر نہیں کی گئی تھی۔ان کی تراش خراش کسی اور جگہ مکمل کر کے انہیں یہاں لایا گیا تھا۔اس جزیرے میں زیادہ تر پہاڑی علاقہ ہے۔ پہاڑ کو ایسے کاٹا گیا تھا جیسے مکھن کو کاٹا جاتا ہے جبکہ پہاڑی آتش فشانی چٹانوں کا پتھر انتہائی سخت ہوتا ہے۔سینکڑوں مجسموں کا قد 33 فٹ سے 66 فٹ کے درمیان تھا۔ جن میں سے کئی مجسمے وزن میں پچاس ٹن کے لگ بھگ بھی تھے۔زمین پر پڑے ہوئے یہ مجسمے آنے والے کو یوں لگ رہے تھے جیسے وہ منتظر ہوں کہ کوئی انہیں حرکت کا حکم دے (جیسے روبوٹ کو دیا جاتا ہے) اور وہ حرکت کریں۔شروع شروع میں شاید ان مجسموں کے سروں پر ہیٹ بھی تھے جو بہت دور کہیں دوسری طرف پڑے ہوئے تھے۔

آپ غور فرمائیں کہ ان تمام ہیٹوں (Hats) نے ابھی مجسموں کے سروں پر فٹ بھی ہونا تھا۔

ان دیووں کے ساتھ لکڑی کے چند قدیم متون پر مصری زبان میں لکھے ہوئے حروف تھے جو مختلف اشکال کو تشکیل دیتے تھے۔مگر افسوس کہ آج شاید ان متون میں سے صرف دس فیصد اس دنیا کے عجائب گھروں میں موجود ہوں گے۔

تھور ہیئرڈل (Thor Heyerdahl`s) نے ان پُر اسرار مجسموں کے متعلق جو تحقیقات کیں ان میں ظاہری طور پر تین مختلف ثقافتی مکمل ادوار ہیں جو ایک دوسرے سے کافی مختلف سمجھے جاتے ہیں۔تینوں ادوار میں سب سے بڑا دور ان مجسموں کے لئے اہمیت کا حامل ہے ''ہیئرڈل'' کوئلے کے ان متون کی بات کرتا ہے جو چار سو صدی عیسوی میں دریافت ہوئے۔ وہ یہ ثابت نہیں کر سکا کہ کیا ہڈیوں کے کوئلے کا ان دیو قامت مجسموں سے کوئی تعلق تھا یا نہیں۔مگر وہ یہ ضرور لکھتا ہے کہ جو لوگ شروع میں اس جزیرے میں پہنچے تھے انہوں نے پتھر تراشنے کے بہت سے چھوٹے چھوٹے اوزار بھی دیکھے اور سینکڑوں وہ مجسمے بھی دیکھے تھے جو ابھی پوری طرح مکمل نہیں ہو سکے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ موقع دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے مجسمہ سازی کے کام کو ایک دم سے ختم کرنے کا حکم ہوا ہو اور تمام لوگ اپنے اوزار چھوڑ کر بھاگ لئے ہوں۔اس کے متوازی ایک اور خیال بھی جنم لیتا ہے کہ

ایلسٹر جزیرہ براعظموں اور تہذیبوں سے بہت دور الگ تھلگ واقع ہے یہاں کے رہنے والے ہماری نسبت سورج چاند ستاروں کے متعلق زیادہ اور باقی دنیا کے متعلق کم واقف ہیں۔ اس جزیرے میں کوئی درخت نظر نہیں آتا کیونکہ یہ جزیرہ کسی آتش فشاں پہاڑ کے دھانے سے نکلے ہوئے جزیرہ نما دیو ہیکل پتھر کی مانند ہے ایک عام خیال کے مطابق یہاں پتھر کے دیووں کی نقل وحرکت کے لئے درختوں کے بڑے بڑے گول تنے استعمال کئے ہوں گے لیکن یہ خیال غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہاں کی زمین آتش فشاں چٹان ہونے کی وجہ سے ناقابل کاشت ہے اور درخت اگنے کا بھی کوئی نام ونشان نہیں۔اگر ہم فرض کر لیں کہ یہ ٹھیک ہے تو پھر وہاں یہ کرنے کے لئے کم ازکم دو ہزار اشخاص کی ضرورت ہے جو یہ تمام کام مکمل کریں۔لیکن دو ہزار افراد کے کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لئے یہ خطہ مادی لحاظ سے بالکل نامناسب ہے۔آج بھی چند سو سے زائد لوگ یہاں نہیں بستے۔ قدیم زمانے میں سنگتراشوں کو کسی دوسرے جزیرے سے یہاں تک خوراک اور کپڑا مہیا کرنا ناممکنات میں سے تھا۔پھر یہ دیو ہیکل مجسمے تراش کر یہاں کس نے اور کیوں بکھیر دیئے تھے؟ کس نے ان کو دور سے اٹھا کر موجودہ جگہ پر لا رکھا تھا؟ لکڑی کے درخت کہاں سے آئے؟ درخت کے تنوں سے کس طرح نقل وحمل کا کام لیا گیا؟ ہیٹ جو ابھی دیو ہیکل مجسموں نے پہننے تھے ایک دوسری پہاڑی پر کیوں تراشے گئے؟

اگر اہرام مصر کی تعمیر کے سلسلے میں غلاموں کو حبس بے جا میں رکھ کر ان سے کام لیا جا سکتا ہے تھا تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ یہاں بھی غلام کسی مجبوری کے تحت کام کر سکتے تھے کیونکہ زیادہ مزدور پیدا کرنا ایک مسئلہ ہے۔ دو ہزار آدمی بھی ان پتھر کے دیو قامت مجسموں کو قدیم طرز کے اوزاروں سے اگر دن رات کام کر کے بھی تیار کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ان دو ہزار آدمیوں کے علاوہ چند لوگ مچھلیاں پکڑنے گئے ہوں گے چند نے زمین کو کاشت کرنے کا ذمہ لیا ہوگا اور کچھ کپڑا بننے کے کام میں بھی مصروف ہوں گے۔ صرف دو ہزار آدمی اتنا بھاری بھرکم کام نہیں کر سکتے بہت زیادہ آبادی تو ویسے بھی اس جزیرے میں سما نہیں سکتی پھر یہ کام کس نے کیا؟ کس طریقے سے اس کام کی نگرانی کی گئی؟

کیا وجہ ہے کہ تمام کے تمام مجسمے سمندر کے ساحل کے قریب مختلف جگہوں پر پڑے ہوئے پائے گئے۔ حالانکہ ان کو جزیرے کے درمیان ہونا چاہئے تھا؟ وہ کون سی ایسی مافوق الفطرت طاقت تھی جس کے بل بوتے پر تمام نقل وحرکت موقع پر رونما ہوئی؟

سولہواں انکشاف

انکا کی سڑکیں

سمندر سے کچھ فاصلے پر جنوبی امریکہ میں اینڈیز (Pruveion Spures of Andes) نام کی ایک جگہ ہے یہاں کی زمین 37 میل لمبی پٹی کی مانند ہے۔اس پٹی کے اوپر چھوٹے چھوٹے پتھر کے ٹکڑے بڑی ترتیب سے قطاروں میں لگے ہوئے جو زنگ آلود ہیں۔لوہے کی مانند دکھائی دیتے ہیں۔ اس علاقے کے بسنے والے لوگ اس خطے کو پمپا (Pumpa) کا نام دیتے ہیں۔ بے شک وہاں نباتاتی جانور نظر نہیں آتے لیکن اس علاقے میں تھوڑی دور تک جہاز سے پرواز کی جائے اور ان پتھروں کی قطاروں کے متوازی اڑان بھی کریں تو زمین پر بڑی بڑی لائنیں نظر آئیں گی۔ان لائنوں کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ جیومیٹری کے اصول کے مطابق بنائی گئی ہیں۔لائنیں ایک دوسرے کو کاٹتی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ لائنیں ''نازکا پلین'' (Nazca Plane) میں گولائی میں چلی جارہی ہیں اور بہت بڑی مستطیل اور ذوزنقا کی شکلیں اپنے اندر کی لائنوں ہی میں بناتی چلی جاتی ہیں۔آثار قدیمہ کے ماہرین ان لائنوں کو انکا کی سڑکیں (Inca Roads) کہتے ہیں۔لیکن وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ لائنیں آخر ایک دوسرے کو کاٹتی کیوں ہیں اور پھر ایک دوسرے کے متوازی بھی کیوں چلی جارہی ہیں۔اس میں شک نہیں کہ یہاں سے ''پرانی نازکا'' کی تہذیب کے بہت سے برتن اور سرامیکس کا سامان حال ہی میں برآمد ہوا مگر بقول ماہرین ان لائنوں کا تعلق ان برتنوں سے ہے جو درست نہیں۔ یہ ممکن ہے کہ یہ لائنیں بہت قدیم زمانے کی ہوں اور برتن کافی بعد کی تہذیب سے وابستہ ہوں جبکہ اس جگہ پر کوئی گہری قسم کی کھدائی بھی نہیں ہوئی کیونکہ یہاں کی زمین کافی سخت واقع ہوئی ہے۔ 1952ء تک جو چیزیں یہاں سے ملیں ان کے متعلق حالات وواقعات ساتھ نہیں دیتے۔ابھی چند سال پہلے جب سائنس دانوں نے انہیں ماپا تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ ان کی لمبائی چوڑائی اور اشکال کی بناوٹ کا تعلق ستاروں کے علوم کے ساتھ وابستہ ہے۔

پروفیسر ایل ڈی میسن جو اسی قسم کی تہذیب کے ماہر ہیں، بتاتے ہیں کہ ان لائنوں کا تعلق کسی تہذیب یا کیلنڈر سے ہے۔ جہاز میں بیٹھے ہوئے یہ لائنیں جہاز اتارنے والا ''رن وے'' لگتی ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

ماخوذ

ہماری کائنات کے متعلق 10 سوال

جن کا جواب سائنس ابھی تک نہیں دے سکی

گو کہ اب تک دنیا و کائنات سے متعلق سوالات کے جوابات حاصل کرنے میں انسان نے قابل رشک ترقی کی ہے، تاہم ایسا نہیں کہ سب سوالات کے جوابات پا لئے گئے ہیں۔ اکثر تو یہ بھی ہوا ہے کہ ایک گتھی سلجھاتے سلجھاتے کئی نئی گتھیاں سامنے آ گئی ہوں۔ زیرِنظر مضمون میں ہم ایسے دس انتہائی اہم اور بنیادی سوالات کا جائزہ لیں گے جواب تک لاینحل ہیں۔

1۔ کائنات کس چیز سے بنی ہے؟

کائنات کا 96 فیصد حصہ ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔ سائنسدانوں نے حال ہی میں معلوم کیا ہے کہ کائنات کا صرف چار فیصد حصہ ایسے مادے سے بنا ہے جس سے ہم روزمرہ زندگی میں دوچار ہوتے ہیں۔ پانی، مٹی، درخت، شیر، ہاتھی، پتھر، زمین، چاند، سیارے، سورج، غرض زمین پر پائی جانے والی اور آسمان میں نظر آنے والی ہر شے ایٹموں اور مالیکیولوں سے مل کر بنی ہے۔ سائنسدانوں نے لاکھوں کروڑوں نوری سالوں کے فاصلوں پر موجود ستاروں اور کہکشاؤں سے ہم تک پہنچنے والی روشنی کی مدد سے ان کی ساخت کا بھی اندازہ لگالیا ہے اور معلوم کیا ہے کہ یہ اجسام زمین پر پائے جانے والے عام مرکبات، یعنی ہائیڈروجن، ہیلیم، آکسیجن، اور کاربن وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ لیکن پہلی پہیلی یہ ہے کہ یہ تمام اشیاء کائنات کے کل وزن کا صرف چار فیصد حصہ ہیں۔ کائنات کا بقایا 96 فیصد اس پُراسرار مادے کو سائنسدانوں نے ''ڈارک میٹر'' یعنی تاریک مادہ کا نام دیا ہے۔ گویا ہم جس کائنات میں بستے ہیں، اس کے 96 فیصد حصے کے بارے میں یکسر لاعلم ہیں۔

2۔ شعور کیا چیز ہے؟

سائنسدان یہ تو جانتے ہیں کہ انسانی دماغ خلیوں کی خاص ترتیب سے بنتا ہے۔ یہ خلیے پروٹین، کاربوہائیڈریٹ اور دوسری اقسام کے حیاتیاتی مادوں سے تشکیل پاتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سارے کیمیائی مادے کس طرح آپس میں تعامل کرکے ایک غیر مادی شے یعنی شعور کی تخلیق کرتے ہیں؟ اور آخر کیا جادو ہے کہ چند کیمیائی اجزاء کا مجموعہ اپنے وجود کے بارے میں سوال اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے؟

3۔ کیا ہم کائنات میں تنہا ہیں؟

تازہ ترین اندازے کے مطابق کل کائنات میں ہماری کہکشاں سے ملتی جلتی ایک کھرب تیس ارب کہکشائیں ہیں۔ صرف ہماری کہکشاں میں سورج کی مانند ایک کھرب ستارے ہیں۔ اس کے علاوہ اب تک ماہرین فلکیات نظام شمسی سے باہر دوسرے ستاروں کے گرد گھومنے والے تقریباً ڈیڑھ سو سیاروں کا سراغ لگا چکے ہیں اور جوں جوں دوربینوں کی صلاحیت بڑھتی جارہی ہے، سیاروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اندازہ ہے کہ اگر کائنات میں پائے جانے والے اکثر ستاروں کے گرد ہماری سورج کی طرح چند سیارے پائے جاتے ہیں تو کائنات میں سیاروں کی کل تعداد اتنی زیادہ بن جاتی ہے کہ اسے احاطہ تصور میں لانا مشکل ہے۔ لیکن ان میں سے کتنے سیاروں پر زندگی موجود ہے؟ اور کیا کسی سیارے پر انسان کی طرح کوئی ذہین مخلوق بھی آباد ہے؟ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب پچھلے کئی عشروں کی سرتوڑ جدوجہد کے باوجود بھی نہیں دیا جاسکا۔

4۔ نیند کا مقصد کیا ہے؟

تمام دودھ دینے والے جانور سونے کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں اور اگر ان کو لمبے عرصے تک نیند سے محروم رکھا جائے تو وہ مر جاتے ہیں بلکہ کھانے سے محروم رکھنے سے انسان اتنی جلدی نہیں مرتا جتنا نیند سے محروم رکھے جانے پر۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ شاید جاگتے وقت جسم میں کسی مادے کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس کی مقدار نیند کے دوران پوری کرلی جاتی ہے۔ اس کا متضاد نظریہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ کسی مادے کی زیادتی کو کم کرنے کے لئے نیند کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ نیند کے بیشتر حصے میں، جسے آر ای ایم نیند کہا جاتا ہے۔ دماغ انتہائی مصروف رہتا ہے۔ کچھ لوگوں نے قیاس ظاہر کیا ہے کہ اس حصے میں یادداشت کو مضبوط بنایا جاتا ہے۔ لیکن تجربات سے یہ بات ثابت نہیں ہوسکی۔ چاہے نیند کا مقصد جو بھی ہو اس کا پورا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر سال ٹریفک کے لاکھوں حادثات ڈرائیوروں کی نیند پوری نہ ہونے کے باعث ہوتے ہیں۔

5۔ زندگی کا آغاز کیسے ہوا؟

ڈارون نے اس سوال کا جواب تو دے دیا تھا کہ جاندار اپنے آپ کو ماحول کے مطابق کیسے ڈھالتے ہیں لیکن زندگی پہلی بار وجود میں کیسے آئی، اس پر سوچتے سوچتے ڈارون نے بھی عاجز آکر اسے ''عظیم معمہ'' کہا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم زمانے میں زمین پر ایسے موسمی حالات تھے جن کے تحت کچھ کیمیائی مادوں کا کچھ ایسا آپسی تعامل ہوا جس کے نتیجے میں پہلا جاندار وجود میں آگیا جو زندگی کی سب سے سادہ شکل تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ چند مرکبات کے آمیزے اور کسی جیتی جاگتی مخلوق کی تخلیق تک اتنا فاصلہ ہے جسے پاٹنے سے موجود انسانی عقل قاصر ہے۔

6۔ کشش ثقل کیا ہے؟

کہانی مشہور ہے کہ نیوٹن نے سیب گرتے دیکھ کر کشش ثقل (گریوٹی) کا نظریہ پیش کیا۔ اس نظریے سے سیاروں اور ستاروں کی حرکت اور کئی دوسرے مسائل تو حل ہوگئے لیکن آج تین صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ سوال اپنی جگہ پر رہا کہ آخر کشش ثقل ہے کیا چیز؟ اگر سیب زمین پر گرتا ہے تو زمین سے کس نوعیت کی لہریں نکلتی ہیں جو سیب کو اپنی طرف کھینچتی ہیں؟ یہ لہریں کہاں سے خارج ہوتی ہیں؟ بعض ماہرین طبیعات نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ایک ایٹمی ذرہ گریوٹان ہے جو کشش ثقل کی لہریں پیدا کرتا ہے لیکن اب تک تجربہ گاہوں میں گریوٹان کو دریافت کرنے کے سارے تجربات ناکام ہوچکے ہیں۔ چنانچہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ روزمرہ زندگی میں جس قوت کے ساتھ ہمارا سب سے زیادہ واسطہ پڑتا رہتا ہے اسی کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے۔

7۔ نی اینڈرتھال پر کیا گزری؟

جرمنی کے ایک عجائب گھر میں نی اینڈرتھال کا مجسمہ Neanderthal یورپ میں بسنے والی انسان نما مخلوق تھی۔ ان کی شکل اور چال ڈھال اور جسامت انسان سے اس قدر مشابہ تھی کہ اگر آج کوئی نی اینڈرتھال جین پہن کر سڑکوں پر ٹہلنا شروع کردے تو بہت کم لوگوں کو احساس ہوگا کہ یہ انسان نہیں ہے۔ آج سے کوئی 35 ہزار برس قبل جب جدید انسان یورپ پہنچا تو وہاں پہلے ہی سے نی اینڈرتھال آباد تھے۔ نی اینڈرتھال اس زمانے کے انسانوں کی طرح آلات بنانے کے ماہر تھے اور اپنے مردوں کو بڑی شان وشوکت سے دفناتے تھے۔

وہ نہ صرف جسمانی طور پر جدید انسان سے زیادہ جسیم اور طاقتور تھے بلکہ ان کا دماغ بھی ہم سے بڑا تھا۔ کئی ہزار سال تک نی اینڈرتھال اور انسان یورپ میں ساتھ ساتھ رہے لیکن پھر 30 ہزار برس قبل نی اینڈرتھال کا وجود صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ کیوں؟ کچھ ماہرین نے کہا کہ شاید اس کی وجہ کسی قسم کی وبا تھی جس نے نی اینڈرتھال کو نشانہ بنایا، دوسروں کا کہنا ہے کہ جدید انسان نے جنگیں لڑلڑ کر ان کی نسل کا خاتمہ کر ڈالا۔ امریکہ کی یونیورسٹی آف ایریزونا کے سائنسدانوں نے ایک متبادل نظریہ پیش کیا ہے کہ نی اینڈرتھال بنیادی طور پر شکاری تھے اور ان کی عورتیں، مرد، بچے اور بوڑھے سبھی بڑے جانوروں کے اجتماعی شکار میں حصہ لیتے تھے تاہم تمام سائنسدان اس بات پر متفق نہیں ہیں۔

8۔ پہلی زبان کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

اشاروں کی زبان بھی دوسری زبانوں کی طرح وسیع اور جامع ہے۔ بہت عرصے تک سمجھا جاتا رہا کہ زبان کا آغاز آج سے کوئی 50 ہزار برس قبل ہوا تھا لیکن حالیہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان اس سے کہیں پرانی ہے۔ جہاں تک ''کیسے'' کا جواب دینے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھانت بھانت کے نظریات پائے جاتے ہیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ زبان قدرتی آوازوں اور جانوروں کی آوازوں کی نقالی سے پیدا ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر اردو میں الفاظ کھڑکھڑانا، سرسرانا، گڑگڑانا، جھانجھن، وغیرہ قدرتی آوازوں کی نقل ہیں لیکن یہ نظریہ اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہے کہ تجریدی خیالات کے حامل الفاظ، مثال کے طور پر خوبصورتی، نیکی، امن، صبر، سکون وغیرہ کیسے وجود میں آئے۔ ایک اور نظریہ یہ ہے کہ زبان کا آغاز ان صوتی علامات سے ہوا جو زمانہ قدیم کا انسان دوسروں کو خطرے سے آگاہ کرنے کے لئے استعمال کرتا تھا۔ مثال کے طور پر ایک چیخ نما آواز سمجھا دیتی تھی کہ خبردار، چیتا آرہا ہے، یا پھر یہ پھل مت کھانا، زہریلا ہے، کو واضح کرنے کے لئے ایک اور قسم کی آواز سے کام لیا جاتا ہوگا۔ بعد میں انہی ہنگامی چیخوں نے زبان کی شکل اختیار کرلی لیکن یہ سب فرضی نظریات ہیں، اصل حقیقت کیا ہے؟ موجود انسانی علم اس بات کا جواب دینے سے قاصر ہے۔

9۔ کیا وقت محض فریب نظر ہے؟

وقت کیا ہے؟ نوع انسانی کی علمی تاریخ میں یہ سوال بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قدیم یونانی حکماء کا خیال تھا کہ وقت کسی حقیقی شے کا نام نہیں بلکہ یہ محض ایک تصور ہے۔ تاہم افلاطون نے کہا کہ وقت مستقل ہے جبکہ اس کے مقابلے پر زندگی فریب نظر یا سراب ہے۔ آئزک نیوٹن نے نظریہ پیش کیا کہ وقت اور مقام (زمان ومکان) ایک ایسا چوکھٹا ہیں جن کے اندر تمام واقعات پیش آتے ہیں اور یہ دونوں مستقل اور نہ تبدیل ہونے والے ہیں۔ تاہم بیسویں صدی میں آئن سٹائن نے ثابت کردیا کہ وقت مستقل بالذات نہیں بلکہ اس کی رفتار کا تعلق ناپنے والے کی رفتار پر منحصر ہے۔ اگر

کوئی تیز رفتاری سے سفر کرے تو وقت کی رفتار سست پڑ جائے گی۔ آئن سٹائن نے یہ بھی کہا کہ وقت اور مقام (ٹائم اینڈ سپیس) آپس میں گتھے ہوئے ہیں اور وقت دراصل مقام کی چوتھی جہت ہے۔ اگر ہر قسم کی حرکت رک جائے تو وقت کا تصور بھی فنا ہو جائے گا۔

شاید انسانی ذہن کسی وقت یہ بھی معمہ حل کرنے میں کامیاب ہو جائے لیکن وہ وقت ابھی بہت دور لگتا ہے۔

10۔ زمین کی ساخت کیا ہے؟

یہ تو ہم جانتے ہیں کہ زمین کا مرکز سطح سے تقریباً چھ ہزار چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور یہ کہ مرکز ٹھوس لوہے کا بنا ہوا ہے جس کا حجم تقریباً چاند کے برابر ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ زمین کی اوپری تہہ چٹانوں پر مشتمل ہے اور اس کی موٹائی کوئی تین ہزار کلومیٹر ہے لیکن مرکز اور تہہ کے درمیان 34 سو کلومیٹر میں کیا ہے اور اس کی ساخت کیا ہے؟ کسی قسم کا کھولتا ہوا سیال مادہ لیکن اس مادے کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟ اس کا اوپری تہہ اور مرکز کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

یہ وہ سوال ہیں جن کا کوئی تسلی بخش جواب آج تک نہیں مل پایا۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 30 مارچ 2008ء)

☆...........☆...........☆

﴿بقیہ صفحہ 4۔ از قرآن مجید میں علم آثار قدیمہ﴾

ماہرین کا خیال ہے کہ جب ''انکا'' کے لوگ سروے کے علم سے ناواقف تھے تو یہ جہاز کی لائنیں کیسے ہو سکتی ہیں۔ دراصل ماہرین اپنے ذہن میں اس تصویر کو بدلنا نہیں چاہتے جو صدیوں سے ان کے دماغوں میں بنی ہوئی ہے۔

موجودات ماضی میں میں نے کل سولہ مثالوں کو ایک ایک کرکے مختلف کتابوں سے نقل کرکے پیش کیا ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد واقعی ہی محیر العقول کارنامے سرانجام دیا کرتے تھے۔ جن کی بدولت انہوں نے ہم سے پہلے کائنات کو مسخر کر دکھایا تھا جب کہ ہم ابھی تکنیکی دور کی سرعت میں الجھ کر رہ چکے ہیں۔ ان موجودات کے علاوہ کھدائی سے بھی یقیناً بہت سا مواد حاصل ہو سکتا ہے۔

سترھواں انکشاف

یوں تو تمام علوم جو عہد قدیم سے تعلق رکھتے ہیں ان کا کھدائی سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ مگر اس کتاب میں ایک باب کھدائی کے نام پر صرف اس لئے مخصوص کیا گیا ہے تاکہ قاری کو اس بات کا احساس دلایا جائے کہ میرے علم کے مطابق دنیا کے بیشتر ممالک میں کوئی 9 جگہیں ایسی تلاش کی گئی ہیں جہاں سے ایسی اشیاء کھدائی سے منظر عام پر آئیں جو آج کے جدید دور میں بھی بخوبی استعمال ہوتی ہیں جبکہ یہ اشیاء ہزاروں سال قدیم ہیں۔

(مثلاً) مصر اور عراق سے ایسے آتشی شیشے کے ٹکڑے کھدائی سے دریافت ہوئے جن کو آج کے دور میں صرف کیسیم آکسائیڈ (Caesium Oxide) سے مرتب کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایسا آکسائیڈ جو کیمیا اور بجلی (Elector Chemical Process) کے ملاپ سے وجود میں آتا ہے۔

اٹھارھواں انکشاف

حلوان (Halwan) سے ایسے کپڑے کا ٹکڑا کھدائی سے دستیاب ہوا جو بناوٹ کے لحاظ سے نہایت عمدہ بنایا گیا ہے غالباً دور جدید میں وہ صرف ایک خاص قسم کی فیکٹری میں ہی تیار ہو سکتا ہے۔

انیسواں انکشاف

بغداد کے شہر میں ڈرائی بیٹری سیل رکھے گئے ہیں جو گلوانک (Galvanic) اصول کے تحت کام کرتے ہیں جبکہ گلوانک اصول دور جدید کا کمال ہے۔ اسی جگہ پر تانبے کے وہ ''الیکٹروڈ'' بھی پڑے ملتے ہیں جن کے الیکٹرولائٹ کا سرے سے پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کس دھات کا محلول ہوگا۔

بیسواں انکشاف

ایشیائی پہاڑی سلسلے کے کوہستانی علاقے میں ایک ایسی غار ملتی ہے جس کے اندر ستاروں پر مصوری کی گئی ہے یہ تصویر دس ہزار سال پرانے ستاروں کا مقام واضح کرتی ہے۔ ''زہرہ'' اور ''زمین'' اس وقت ایک لائن میں تھے۔

اکیسواں انکشاف

پیروین پلیٹو (Peruvian Plateau) سے پلیٹینم کے زیورات کھدائی سے ملے ہیں جو آج بھی موجود ہیں۔

بائیسواں انکشاف

چین میں چو چو (Chu Chu) کے قریب ایک قبر کی کھدائی سے ایلومینم کی بنی برآمد ہوئی جب کہ ایلومینیم دھات کو جدید طریقوں سے بکسائیڈ نامی ''فلز'' (Ore) سے تیار کیا جاتا ہے۔

تئیسواں انکشاف

دہلی میں عہد قدیم کا ایک کھمبا نصب ہے جو خالص لوہے کی دھات کا بنا ہوا ہے اور جس میں نہ تو فاسفورس کی آمیزش ملتی ہے اور نہ گندھک کا امتزاج اس لئے موسم کا اس کھمبے پر کوئی کیمیائی عمل نہیں ہوتا۔

چوبیسواں انکشاف

اس سلسلے میں لوہا پگھلانے والی ایک بہت بڑی بھٹی فرنیس (Furnace) مشرقی ای زون جیبر (Ezeon Geber) کے مقام پر کھدائی سے ملی جس میں سکے بنائے جاتے تھے اور جو آج کل کے جدید تکنیکی طریقوں پر کام کرنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اس بھٹی میں چمنی اور چینل بالکل دور جدید کے تقاضوں کے مطابق رکھی گئی ہیں۔ آج کل کے دھات پگھلانے والے ماہرین حیران ہیں کس طریقے سے اس بھٹی کے موجد پرانے زمانے میں تانبے کو پگھلایا کرتے تھے جب کہ تانبے کو پگھلانے کا طریقہ دور جدید کی ایجاد ہے۔ اس سلسلے میں کاپر سلفیٹ کا بہت زیادہ جماؤ بھی دریافت ہوا ہے جو ای زون جیبر کی اس بھٹی کے اردگرد اور قرب و جوار کی غاروں میں آج بھی موجود ہے۔ یہ تنصیب کوئی پانچ ہزار سال پرانی بتائی جاتی ہے یا شاید یہ اس سے بھی زیادہ پرانی ہو۔

پچیسواں انکشاف

لبنان سے شیشے کی طرح کے پتھر سوراخ کرنے والے بٹ (Bit) کھدائی سے ملے ہیں جن پر تحقیق کے بعد امریکی ڈاکٹر سیئر نے یہ دریافت کیا کہ ان میں ریڈیائی ایلومینیم آئی سوٹوپ (Radio Active Aluminium Isotope) موجود ہے جو صرف جدید دور کی صنعتوں سے تیار کی جاسکتی ہے۔

ان مثالوں کی روشنی میں ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ قدیم لوگ واقعی تکنیکی لحاظ میں ہم سے کئی گنا آگے تھے اور آج کی سائنسی ترقی ان کے سامنے یقیناً ہیچ ہوگی۔

(تلخیص صفحہ 95 تا 115)

قرآنی فتح کے نقارے بج گئے

ان 25 انکشافات سے جو فاضل مؤلف نے بطور نمونہ سپرد قلم کرائے ہیں قرآنی فتح کے نقارے بج گئے ہیں اور اس کی حقانیت پر بے شمار سورج چڑھ گئے ہیں وجہ یہ ہے قرآن مجید نے علم آثار قدیمہ کی افادیت واہمیت پر صرف روشنی ہی نہیں ڈالی یہ بھی خبر دے رکھی ہے کہ زمانہ تاریخ اور قبل از تاریخ کی اقوام عالم آج کی قوموں سے بڑھ کر قوت و شوکت رکھتی تھیں لیکن جب انہوں نے خدا کے پاک سلسلوں سے ٹکر لی تو صفحہ ہستی سے متادی گئیں اور ان کا نام قصہ پارینہ بن کے رہ گیا جو آج صرف عبرت کی نگاہ سے دیکھا جاسکتا ہے اور صرف تاریخ کے اوراق کا ایک دھندلا سا نقش دکھائی دیتا ہے۔

قرآن مجید نے کتاب مبین کی حیثیت سے چودہ صدیاں قبل ڈنکے کی چوٹ پر موجودہ دنیا کو متنبہ کردیا تھا

''کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے وہ ان سے قوت میں اور زمین میں نشانات چھوڑنے کے لحاظ سے زیادہ شدید تھے پس اللہ نے ان کو بھی ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا''

(ترجمہ از قلم سیدنا طاہر خلیفۃ المسیح الرابع سورۃ المومن 22:)

قرآن مجید کے بے مثال عاشق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّر بیضا نکلا

☆...........☆...........☆

داغ دہلوی

مقرب سلطان، بلبل ہندوستان، ناظم یار جنگ، دبیر الدولہ، استاد فصیح الملک نواب مرزا خاں داغ دہلوی، غزل گو سعرا کے امام 25 مئی 1831ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ نواب شمس الدین خان کے بیٹے تھے۔ چھ برس کے تھے کہ ان کے والد کو انگریزوں نے پھانسی دے دی اور والدہ نے بہادر شاہ ظفر کے ولی عہد مرزا فخرو سے عقد ثانی کرلیا۔ چنانچہ داغ کی باقی عمر قلعہ معلی میں بسر ہوئی۔ فارسی کی تعلیم غیاث اللغات کے مؤلف غیاث الدین سے اور فن خوشنویسی مشہور خطاط میر پنجہ بخش سے حاصل کی۔ شاعری میں ذوق کے شاگرد ہوئے۔ تیراندازی، شہسواری اور نشانہ بازی کے فنون میں بھی طاق تھے۔

1857ء کے ہنگامے میں دہلی سے نکلے اور رام پور پہنچے اور نواب یوسف علی خان اور کلب علی خاں کے درباروں سے وابستہ رہے۔ 1886ء میں نواب کلب علی خان کی وفات پر رام پور چھوڑا۔ 1891ء میں نوب محبوب علی خاں نظام دکن کے استاد مقرر ہوئے۔ زندگی کے باقی ایام نہایت عیش و آرام اور امن و اطمینان سے کاٹنے کے بعد 14 فروری 1905ء کو 74 برس کی عمر میں انتقال کیا۔ ایک صاحبزادی لاڈلی بیگم چھوڑیں جو نواب سراج الدین خاں مسائل دہلوی کی اہلیہ تھیں۔

سلاست، روانی، صفائی شگفتگی اور شوخی کے کلام کا خاص زیور ہیں۔ غزلوں کے چار دیوان گلزار داغ، آفتاب داغ ماہتاب داغ اور یادگار داغ یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک مثنوی فریاد داغ بھی لکھی۔

شاگردوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ تھی۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں نظام دکن میر محبوب علی خان، نوح ناروی، نسیم بھرت پوری، رسا رام پوری، بے خود بدایونی، بے خود دہلوی، سائل دہلوی، آغا شاعر، دہلوی احسن مارہروی، جگر مراد آبادی اور اقبال۔

☆...........☆...........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ مکرمہ رخسانہ کریم عفت صاحبہ زوجہ مکرم محمد کریم صاحب آف باغبانپورہ لاہور بقضائے الٰہی 53 سال 7 ماہ کی عمر پا کر مورخہ 5/اپریل 2009ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔ مرحومہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز باغبانپورہ میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے پڑھائی۔ بعدازاں میت ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں اگلے روز مورخہ 6/اپریل 2009ء کو بعد نماز فجر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں لہٰذا بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے لواحقین میں اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ اکلوتا بیٹا خاکسار، بہو اور 5 پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فوری رابطہ کریں

محترمہ صوفیہ طارق صاحبہ زوجہ مکرم طارق محمود احمد صاحب وصیت نمبر 55980 نے شام گنج مردان پاکستان سے وصیت کی تھی۔ اب وہ آسٹریلیا منتقل ہو چکی ہیں۔ دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ان کے موجودہ ایڈریس کی فوری ضرورت ہے۔ وہ خود یا ان کے کوئی عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بازیافتہ نقدی

دفتر صدر عمومی ربوہ میں کسی صاحب نے بازیافتہ نقدی جمع کروائی ہے۔ جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کرلیں۔ اسی طرح تمام احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس کسی کو کوئی گمشدہ چیز یا رقم ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں۔ تا کہ بروقت متعلقہ شخص تک چیز پہنچائی جاسکے۔

(سیکرٹری جنرل لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد انور چیمہ صاحب طاہر ہومیو پیتھک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ چندروز سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور چار دن PIC دل کے ہسپتال میں علاج کے بعد گھر آ گئے ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری طارق سعید صاحب قائد مجلس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفا کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم نصیر احمد اعوان صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری طفیل محمد صاحب)

مکرم نصیر احمد اعوان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری طفیل محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 15/53 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ 178 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کردیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل

(1) مکرم نصیر احمد اعوان صاحب (بیٹا)
(2) مکرمہ رشیدہ رفاہ الدین صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ عذرا مظفر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ ناصرہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم دبیر احمد اعوان صاحب (بیٹا)
(6) مکرم بشیر احمد اعوان صاحب مرحوم (بیٹا)

مرحوم کے ورثاء
(i) مکرمہ فائزہ بشیر صاحبہ (بیٹی)
(ii) مکرمہ مہوش بشیر صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرم انس بشیر صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم امر بشیر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

مکرم ماسٹر منصور احمد پرویز صاحب منتظم تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصاراللہ محمود آباد فارم لکھتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ ومکرمہ تسنیم مظفر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ایک بیٹے کے بعد مورخہ 9 فروری 2009ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام ھبۃ المالک عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی تحریک میں شمولیت کے لئے بھی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم یعقوب احمد صاحب مرحوم آف محمود آباد فارم ضلع عمرکوٹ کی پوتی، محترم رشید احمد صاحب آف چک نمبر 270 الف کا چیلو ضلع میرپور خاص کی نواسی، حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف پھیروچیچی اور حضرت میاں غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، باعمر، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم بشارت احمد شہزاد صاحب کارکن وکالت وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم برکت اللہ صاحب بھٹی ولد مکرم عنایت اللہ صاحب بھٹی تین سالہ علالت کے بعد بعارضہ قلب مورخہ 22 مارچ 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر دارالنصر شرقی کی گراؤنڈ میں مکرم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو نے پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ مرحوم آٹھ سال اسیر راہ مولیٰ رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم شہزاد کاشف صاحب لاہور، مکرم عطاء البصیر صاحب بحرین، تین بیٹیاں مکرمہ روبینہ طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد صاحب انگلینڈ، مکرمہ عالیہ نیلم صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر محمود صاحب امریکہ اور مکرمہ حافظہ لبنیٰ شہزادی صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ سکنہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میں نے اپنا نام رضیہ سلطانہ بیگم سے تبدیل کر کے رضیہ سلطانہ رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

پہلی مسافر گاڑی

16/اپریل 1853ء کو برصغیر میں پہلی مسافر بردار ریل نے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ وہ اس دن دوپہر ساڑھے تین بجے چارسو مسافروں کو لے کر بمبئی کے بوری بندر سٹیشن سے روانہ ہوئی۔ اس کی منزل اکیس میل دور واقع قصبہ تھانہ تھا۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم داؤد احمد خان صاحب جنجوعہ سپرسٹور رحمت بازار ربوہ کو مورخہ 19 فروری 2009ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام فارعہ احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم مسعود احمد نعیم صاحب دارالعلوم وسطی کی پوتی اور مکرم مولوی محمد الدین صاحب مرحوم پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ قسمت نیک کرے اور خدمت دین کی توفیق دے اور والدین کے لئے صحیح معنوں میں قرۃ العین بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کرسکتے ہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ضرورت ہے

ایماندار، صحت مند اور محنتی کارکن کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک عمر 50-25 سال صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور

محلّہ رحمٰن کالونی ربوہ فون: 047-6005666

خبریں

ڈرون حملے پاکستان کے اندرونی علاقوں میں بھی ہوسکتے ہیں

ایک امریکی تھنک ٹینک کا کہنا ہے کہ سوات معاہدے کے بعد اوباما انتظامیہ پاکستان کے اندرونی علاقوں میں بھی ڈرون حملوں کو وسعت دے سکتی ہے جبکہ ایک سرکردہ امریکی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ صوبہ پنجاب کے کم ازکم 5 شہروں میں طالبان اپنی جڑیں مضبوط کر چکے ہیں۔ دوسری طرف افغان صدر حامد کرزئی نے کہا ہے کہ سوات معاہدے کے مستقبل میں سنگین نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ امریکی تھنک ٹینک کا کہنا ہے کہ سوات میں طالبان اور حکومت کے درمیان معاہدے سے امریکہ اور پاکستان کے مابین کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔

سوات میں با اختیار قاضی عدالتوں نے کام شروع کر دیا

صدر مملکت کی طرف سے نظام عدل ریگولیشن پر دستخط کے بعد سوات میں قاضی عدالتوں نے مکمل اختیارات کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے۔ سوات کی چھ تحصیلوں بری کوٹ، کبل، مٹہ، خوازہ خیلہ، بحرین اور بابوزئی میں 12 مارچ 2009ء سے شرعی عدالتوں نے کام شروع کیا تھا تاہم نظام عدل ریگولیشن پر صدر زرداری کے دستخط نہ ہونے کے باعث ان شرعی عدالتوں کے اختیارات انتہائی محدود تھے اور زیادہ تر فیصلے راضی ناموں تک ہوتے تھے تاہم نظام عدل ریگولیشن کی منظوری کے بعد ان شرعی عدالتوں کو مکمل فیصلوں کا اختیار مل گیا ہے اور اب ان قاضی عدالتوں میں لائے گئے مقدمات کے فیصلے شرعی طریقوں سے کئے جائیں گے۔

لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اور سپریم کورٹ کے 4 نئے ججوں نے حلف اٹھا لیا

چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ جسٹس خواجہ شریف اور سپریم کورٹ میں نئے تعینات ہونے والے 4 ججوں جسٹس سید زاہد حسین، جسٹس غلام ربانی، جسٹس محمد ثائر علی اور جسٹس ایم اے شاہد صدیقی نے حلف اٹھا لیا۔ چیف جسٹس ہائیکورٹ سے گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے گورنر ہاؤس میں منعقدہ تقریب کے دوران حلف لیا۔ جبکہ سپریم کورٹ کے 4 نئے ججوں سے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے سپریم کورٹ میں منعقدہ ایک تقریب میں حلف لیا۔ اس طرح سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد 28 ہو گئی۔ جسٹس خواجہ شریف ہائی کورٹ کے 38ویں چیف جسٹس ہیں۔

امریکہ کی وہی شرائط تسلیم کریں گے جو دونوں کے مفاد میں ہوں گی

وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان غیر ملکی مداخلت نہیں امداد کا خواہاں ہے۔ امریکہ کی صرف وہی شرائط تسلیم کی جائیں گی جو دونوں ممالک کے لئے موزوں اور باہمی مفاد میں ہوں گی۔ ایک نجی ٹی وی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ دورہ واشنگٹن میں ریڈ لائن کا دفاع کروں گا ہم کسی مائیکرو مینجمنٹ کے خواہاں نہیں ہیں۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان مختلف معاملات پر اختلاف رائے ہوسکتا ہے۔ امریکی پاکستان کی تشویش کا احترام کریں پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جو کچھ ہوسکتا تھا کیا ہے۔

ملک بھر میں گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دی گئیں

ملک بھر میں گھڑیاں 15,14/اپریل کی درمیانی شب 12 بجے سے ایک گھنٹہ آگے کر دی گئیں جو دن کی روشنی کا زیادہ سے زیادہ استعمال اور توانائی بچانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ نیز اس اقدام سے روزانہ 2500 سے 300 میگاواٹ تک بجلی کی بچت ہوگی۔

یورپی حکومتوں میں خواتین کا تناسب

یورپ کے مختلف ممالک میں خواتین ہر شعبہ میں کام کرتی نظر آتی ہیں خاص طور پر حکومتی ادارہ جات میں ان کے کام کا تناسب زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ درج ذیل اعداد و شمار میں مختلف یورپین ممالک کی حکومتوں میں خواتین وزراء کا تناسب بتایا گیا ہے۔ یورپین پارلیمنٹ میں 31 فیصد خواتین جبکہ 69 فیصد مرد ممبران ہیں۔

ممالک	عورتوں کا تناسب
فن لینڈ	60فیصد
سپین	50فیصد
سویڈن	45فیصد
جرمنی	44فیصد
فرانس	41فیصد
ڈنمارک	37فیصد
بیلجیئم	33فیصد
آسٹریا	31فیصد
پولینڈ	28فیصد
بلغاریہ، سلووینا	26فیصد
نیدرلینڈ، مالٹا	22فیصد
یوکے، ایسٹونیا، لیٹویا	21فیصد
آئرلینڈ	20فیصد
اٹلی	18فیصد
لکسمبرگ	15فیصد
رومانیہ	14فیصد
سلواکیہ	12فیصد
سائپرس	11فیصد
لیتھوانیہ	9فیصد
یونان، پرتگال، چیک ریپبلک	7فیصد
ہنگری	6فیصد

(روزنامہ ڈان 7 مارچ 2009ء)

پنجاب میں سی این جی رکشہ سکیم شروع کرنے کا فیصلہ

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن پنجاب کے تمام ڈویژنز میں سی این جی رکشہ سکیم کا اجراء کرے گی تاکہ نا صرف ماحولیاتی آلودگی پر قابو پایا جا سکے بلکہ بے روزگاری کے خاتمے میں بھی مدد مل سکے۔ اس امر کا فیصلہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ریجنل ڈائریکٹرز اور ڈائریکٹرز کے اجلاس میں کیا گیا۔

احمدیوں کی واحد انٹرنیشنل کوریئر سروس
گولڈ کراس کی جانب سے خوشخبری
جلسہ یوکے کا خصوصی رعایتی پیکیج کہیں بھی پارسل بک کروانے سے پہلے ایک بار ہمارے ریٹ فون پر معلوم کریں۔ رعایتی پیکیج صرف ربوہ کے احباب کے لئے ہے
ریلوے روڈ ربوہ 0476215901 03007250557 اسلام آباد: 0321-5185722
فیصل آباد مدینہ ٹاؤن 0418724557 0321-6695037

گھر برائے فوری فروخت
محلہ دارالیمن غربی ربوہ میں واقع مکان نمبر 6/2 ایک کنال رقبہ 4 کمروں اور برآمدہ پر مشتمل، برلب بڑی سڑک تمام سہولتوں سے آراستہ گھر برائے فوری فروخت موجود ہے۔
مناسب قیمت
رابطہ منیر احمد فون نمبر: 03224575011

بجلی کا نعم البدل
جنریٹر ہی جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ فون نمبر: 047-6215934

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ناصر میڈیکل کمپلیکس جلالپور روڈ حافظ آباد
جدید سہولیات، میڈیکل آلات، الٹراساؤنڈ ای سی جی، جدید میڈیکل لیبارٹری
خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ
ضرورت برائے ڈاکٹر و لیڈی ڈاکٹر MBBS
برائے رابطہ: ڈاکٹر ناصر احمد چوہدری
03338073391-0547523391

ایکسپریس کوریئر سروس ECL
کی جانب سے زبردست آفر U.K 20 کلو یا زائد پارسل -/255 روپے فی کلو امریکہ پہلا کلو -/1800 روپے اس کے بعد فی کلو -/450 روپے 20 کلو یا اس سے زائد پارسل -/450 روپے فی کلو جرمنی + ہالینڈ + بیلجیئم + فرانس 20 کلو یا زائد پارسل -/290 روپے فی کلو کینیڈا پہلا کلو -/2000 روپے اس کے بعد فی کلو -/475 روپے 20 کلو یا اس سے زائد پارسل 475 روپے فی کلو
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
اور اب لاہور + فیصل آباد اور دیگر شہروں سے پارسل پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
شیخ زاہد محمود: 03217915213
دفتر: 047-6005492,047-6214955
Express Courier Link اور APX نزد ایوان محمود ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 16/اپریل

طلوع فجر	5:12
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	1:09
غروب آفتاب	7:40

سُپر شکمی قبض کیلئے مفید ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road | Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

FD-10